UNIVERSAL LIBRARY
OU_224954
UNIVERSAL LIBRARY

ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم

بفضل الٰہی وطفیل جناب رسالت پناہی سے یہ رسالہ ہدایت مظاہر یعنی

ضیاء الابصار
فی ذکر الآثام والکبائر

تصنیف عالم باعمل فاضل اجل مولوی شوکت علی صاحب شاہجہانپوری

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں چھپی

ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا بمعرفة الاسلام والايمان
ونهانا عن الشرك والبدعة والطغيان ومنعنا
عن عبادة الاصنام والاوثان ✤ وكره علينا
الكفر والفسوق والعصيان ✤ وكرمنا بارسال
حبيبه محمد صاحب الايت والبرهان ✤ صلى الله عليه
وعلى اله واصحابه وسلم في كل وقت وحين وان

بعد حمد و نعت کے راقم مسمی محمد شوکت علی بن شیخ محمد امیر علی صاحب

شاہجہان پوری عرض کرتاہی کہ بنظر خیرخواہی مسلمان بھائیونکی کتنی باتین ضروری جنسے
حقیقت ایمان اور اسلام اور ماہیت شرک اور کبائر کی بخوبی معلوم ہو معتبر کتابون سے
مثل مظاہر الحق ترجمہ مشکوٰۃ اور شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل اور نصاب الاحتساب
و فتاوے برہان وغیرہا کے نہایت اختصار کے ساتھہ جنسے دیکھنے والونکا جی گھبرائے
اور ہر ایک حفظ مین لائے لکھی جاتی ہین اور نیز حواشی ضرور یہ کہ وہ یا اسکے اجمال کی
تفصیل ہین یا مسائل فقہیہ مین کہ تھوڑیسی مناسبت کے سبب واسطے فائدہ عام کے
کتب معتبرہ سے مثل مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ اور مالابد منہ اور رد مختار اور عین الایمان اور
حواشی مالابد منہ اور ہدایات الاضاحی اور النکتۃ الانیقہ ترجمہ عجالۃ الدقیقہ اور مسائل
اربعین اور رد المحتار حاشیہ در المختار اور در الفرید اور فتح العزیز اور ضمان الفردوس اور
کنز الدقائق اور فتح القدیر اور رسالہ مانعۃ الزنا اور موضح القرآن اور فتاوی عالمگیریہ اور فتاوی قاضی خان اور
فتاوی غیاثیہ اور بحر الرائق اور تذکرۃ الموتی والقبور اور زاد السبیل الی دار الخلیل اور شرح التلقین
ترجمہ منہاج العابدین اور فتاوی غرائب وغیرہا کی زیادہ کیگئی اسکو تطویل لاطائل نسمجھنا چاہیے اور چاہیئے کہ
پڑھی لوگ ان پڑھونکو اور مرد لڑکون اور عورتون کو یہ باتین خوب سکھلائین تا دین و دنیا کی

[illegible] تکمیل الایمان والکبائر

آفات سے نجات پائیں اور عمل کرنے کی توفیق اللہ تعالی سے چاہیں اور مؤلف اس
رسالہ کو دعای خیر سے یاد فرمائیں اور ان باتوں کو ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ مین
لکھا اور نام اس رسالہ کا **ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر**
رکھا یا اللہ اس رسالہ کو بطفیل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کے مقبول فرما اور ہم سبکو اسکے
پڑھنے اور سننے اور عمل کی توفیق دے حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر

مقدمہ بیچ بیان نیت کے جاننا چاہیے کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا
نیت پر ہے اور معنی نیت کے یہ ہین کہ دل سے قصد کرے زبان سے کہنا شرط نہین ہے
سب عبادتو مین اگر زبان سے کہے اور دل غافل ہو معتبر نہین اسیواسطے کتاب مجمع مین
لکھا ہے کہ اعتبار زبان کا نہین **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما
لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی اللہ ورسوله فهجرته
الی اللہ والی رسوله ومن کان هجرته الی دنیا یصیبها او امرأة
یتزوجها فهجرته الی ما هاجر الیه متفق علیه

ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر

یعنے مشکوۃ مین حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے سے روایت ہے راضی ہو جیو
اللہ اون سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین معتبر ہوتے
عمل مگر ساتھ نیتون کے اور نہین ہے واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو
شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اوسکے کے پس ہجرت اوسکی طرف
اللہ کے اور طرف رسول اوسکی کے ہے اور جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف دنیا کے
کہ پہونچے اوسکو یا طرف عورت کے کہ نکاح کرے اوس سے پس ہجرت اوسکی طرف
اوس چیز کی ہے کہ ہجرت کی طرف اوسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محدثین
اتفاق رکھتے ہین اوپر فضل اور شرف اس حدیث کی اور بعضے علمانے اس حدیث کو نصف علم کہا ہے
اور یہ جو فرمایا کہ نہین واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملہ کا اور پہلے جملہ کا یکسان
ہے یہ تاکید ہے پہلے کی کہ عمل بغیر نیت کے معتبر نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا
اوتنے ہی ثواب پاوے گا مثلاً محتاج قرابتی کو دینے مین اگر نیت فقط اللہ دینے کی کریگا
اللہ ہی کا ثواب پاویگا نہ صلہ رحم کا یعنی ملانے ناتے کا اور اگر دونون نیتین کریگا
دوہرا ثواب پاویگا اسیطرح مسجد کے جانے مین کئی طرح کی نیتین ہو سکتی ہین

اوسمین ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلا نیت کرے کہ وارد ہوا ہے کہ مسجد گھر اللہ تعالی
کا ہے اور جو کوئی مسجد مین آتا ہے تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہے اور وہ کریم
ہے اور کریم کی یہ صفت ہے کہ اپنے زیارت کرنے والونکی ضیافت کرتا ہے پس
مین بھی امیدوار اسکا ہون پس اس نیت مین اسکا ثواب پاوے گا اور نیت کرے
انتظار نماز مین ساتھ جماعت کے کہ حدیث مین آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گویا کہ
نماز ہی مین ہوتا ہے پس اس نیت سے اسکا بھی ثواب پاویگا اور نیت کرے کہ کان
اور آنکھ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتے تھے یہان
محفوظ ہین اوس سے اور نیت اعتکاف کی کرے کہ علما نے کہا ہے کہ جب مسجد مین
آوے نیت اعتکاف کی کرلیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک
ساعت ہے اونکے نزدیک صحیح ہوجائے گا اور ثواب اسکا پالے گا یہ عجب
آسان عبادت ہے اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے کہ صلوۃ اور سلام
بھیجنا حضرت پر اور پڑھنا دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنے اور نکلنے کے مسجد سے
اونکا پڑھنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکھتی ہین اور نیت کرے کہ مسجد مین

تنہائی اللہ کے ذکر کے لیے اور تلاوت قرآن کے لیے یا سننے قرآن کے لیے یا وعظ
نصیحت کے لیے میسر ہوتی ہے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر وعظ
کے لیے جاوے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گہر کے گہرون
خدا کے بیٹھے اور تلاوت قرآن اور آپسمین پڑہنا اور پڑہانا اوسکا کرے تو گہیر لیتے ہین
اوسکو ملائک اور ڈہانک لیتی ہے اوسکو رحمت اور نیت کرے کہ وضو کر کر مسجد مین
نماز کے لیے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور نیت کرے کہ فائدہ دینا
اور فائدہ لینا ساتھ علم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب
جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے مسلمان بہائیون کی ملاقات کی اور اون پر
سلام علیک کرنے کی اور نیت کرے تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات
سے کہ بسبب خاطر جمعی کے مسجد مین میسر ہے اور جگہہ نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن و آرام
دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے اور استغراق بیچ شہود ذات کے عجب مسجد
مین نصیب ہوتا ہی پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین ہو سکتی ہین کہ
ہر ایک کا ثواب علحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہہ عبادت کی ہے کیون نہو یہ ثواب

ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر

جائے کہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچھی نیت کرنے مین ثواب پاتا ہی مثلاً خوشبو
لگانے مین جمعہ کو یا جب چاہی قصد اتباع سنت کا کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خوشبو کو دوست رکھتے تھے اسلیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کرے اور نیت کرے
کہ جو میرے پاس بیٹھے گا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کرے کہ کوئی بسبب بو بری کے
غیبت کر کر گناہ مین پڑیگا خوشبو لگا کر اوسکو غیبت سے بچاونگا اور قصد کرے معالجہ
دماغ کا تا خوشبو سے دماغ میرا تازہ ہووے اور علوم اور معارف خوب حاصل ہون پس
اسیطرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہوسکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور
اگر فقط واسطے لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا
بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا اور معنی ہجرت کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر
دار الاسلام مین اللہ کے خوشی کے لیے جاوے پس اگر یہ خاص اللہ کی رضامندی
کے لیے ہے ثواب پاویگا اور مقبول ہے اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہین
اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہے کہ باز رکھے اللہ کی یاد سے و طلب دنیا مین نکاح
کرنے مین اگر نیت رضای حق بھی ہوگی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینہ مین

ہجرت کرکر آیا تھا واسطے طلب ایک عورت ام قیس نامی کے اوسکے حق مین یہ
حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر ام قیس کہتے تھے یہ مضمون حضرت شیخ عبدالحق رحمہ
کے ترجمہ مین ہے اور اس حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد ہوئے ہین اِنَّمَا
الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَالْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَالْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ
ف جاننا چاہیے اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہی مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ
اعمال مقصودہ یعنی قصد کیے گئے ہون جیسے نماز و روزہ اور زکوۃ اور حج پس اسطرح کے
عمل بدون نیت کے معتبر نہین نہ قبول ہوتے ہین خدا کے نزدیک اور نہ صحیح ہوتے ہین
اگر کوئی نماز پڑھی بغیر نیت کے اوسکی نماز نہ صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اسیطرح سے روزہ
نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسیطرح سے زکوۃ اور حج بدون نیت کے قبول نہین اور بعضی عمل
غیر مقصود ہوتے ہین جیسے غسل اور وضو اسمین نیت کا ہونا ضرور ہی یا نہین پس اسمین
اختلاف ہی علما کا یعنی امام شافعی کے نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا
ضرور ہے کسواسطے کہ فرض ہے اونکے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل نہین
ہوتا اور امام اعظم کے نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کے ہوجاتا ہی کسواسطے کہ اونکے

نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہے اس سبب اگر نیت نہ کی تو بھی وضو ہو گیا نماز
پڑہنی اوس سے درست ہے اور مراد نیت سے یہان قصد کرنا قرب کا ہے طرف
اللہ تعالی کے یعنی جو کام کرے اللہ تعالی کیلئے کرے اور ساتھہ قصد بجا آوری حکم اور
طلب رضا اوسکے کرے اب اسمین فقہا کو اختلاف ہی کہ زبان سے نیت کہنی سنت ہے
یا مستحب ہے یا مکروہ ہی اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکھا ہی کہ نہین منقول
ہوا آنحضرت سے اور نہ صحابیون سے زبان سی کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کے نہ ضعیف
کے اور نہین منقول ہوا چارون اماموں سے اور کتاب مفید مین یہ نقل کیا ہی کہ بعضے
مشائخ نے زبان سے کہنا نیت کا مکروہ رکھا ہی اور بعضون نے اسکو مستحب کہا ہے
سو مستحب ہی مقدمہ ہی اللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ صَلٰوۃَ کَذَا فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ سو صحیح
کی عبارت حدیث مین حج کی نیت سے منقول ہوئی ہی اور عبادات مین منقول نہین ہوئی چنانچہ
یہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ مین مفصل لکھا ہے پس تحقیق اسکی نزدیک
لکھنے والے ترجمہ مشکوۃ کے یہ ہی کہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابیون سے
اور چارون اماموں سے کہنا لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اور

پیچھے علمانے اختلاف کیا ہی اسکے مکروہ ہونے مین اور مستحب ہونے مین اور بدعت
ہونے مین اور سنت ہونے مین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہی کہ جب اختلاف ہو علما مین
درمیان سنت ہونیکے اور بدعت ہونیکے یعنی بعضی کہین کہ سنت ہے اور بعضے کہین
کہ بدعت ہے پس احتیاط اس جگہہ یہ ہی کہ ایسی چیز کو ترک کیجیے چنانچہ یہ بات
ایک جگہہ فتاوای عالمگیری مین ہی معلوم ہوتی ہی اور اسی طرح جب اختلاف ہو
درمیان کراہیت اور مستحب ہونیکے اوسکو بھی ترک کیجیے اور جاننا چاہیے کہ نیت بیچ عبادت
کے ضرور ہی اور کام حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیز مین اگر نیت کرے
عبادت کی یا اوس مباح چیز مین کرے کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بھی موجب ثواب کا ہوتا ہے
اور شیخ عبدالحق دہلوی نے بیچ ترجمہ مشکوٰۃ کے یہ لکھا ہی کہ علمانے اختلاف
کیا ہے بیچ نیت پڑھنے نماز کے بعد اتفاق کے اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا شرع نہین
اور محدثون نے کہا ہی کہ بیچ کسی روایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا
کہ نیت زبان سے کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس طرح نیت
اور اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہی کہ ساتھ نیت دل کے اکتفا کرے اور اتباع

کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے کرنے فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہے ویسے ہی جو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نکیا ہو اوس فعل کے نکرنے مین بھی اتباع لازم ہی اور چاہیے کہ اوس چیز پر دوام نکرے جو شارع سے ثابت نہین اور جو کوئی دوام کرے ایسی چیزون پر کہ شارع سے ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہی تمام ہوا یہان تک مطلب ترجمہ شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا

پہلا باب بیچ بیان حقیقت ایمان اور اسلام کے

جاننا چاہیے کہ ایمان شرع مین مراد ہی اس سے کہ یقینًا اعتقاد کرے کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے ہین حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق اور تسلیم کو یعنی گرویدہ ہونے کو نہ پہنچے اور باطن اوسپر قرار نہ پکڑے کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق جانتے تھے لیکن ازراہ عناد کے انکار کرتے تھے اور حقیقت ایمان کی یہی ہے کہ دل مین تصدیق کرے لیکن حکم ایمان والون کے تب جاری ہونگے جب زبان سے بھی اقرار کرے مگر بہرا گونگا معذور ہے اور باوجود تصدیق اور اقرار کے اگر ایسی بات کرے

شارع نے اوسکو علامت کفر کی کی ہے مانند سجدہ کرنے بت کی یا زنار باندھنے کے

شرعًا یہ بھی حکم کافر مین ہے اور اسلام شرع مراد ہے فرمانبرداری کرنے احکام

الٰہی کی اور بجا لانا پانچون رکنونکا جو حدیث آئندہ مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار

اعمال ظاہر کے ہے اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونونکا نام دین ہے

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا

رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یرى

علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ

علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ

علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام

ان تشهد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوة

وتؤتی الزکوة وتصوم رمضان وتحج البیت

ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ

١٣

ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر

يسأله ويصدقه قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله
وملائكته وكتبه ورسله واليوم الاخر وتؤمن
بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن
الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم
تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة
قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرني
عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة
العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان قال ثم
انطلق فلبثت مليا ثم قال لي يا عمر اتدري من السائل
قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبرئيل اتيكم يعلمكم
دينكم رواه مسلم ورواه ابو هريرة مع اختلاف
وفيه واذا رأيت الحفاة العراة الصم البكم ملوك
الارض في خمس لا يعلمهن الا الله ثم قرأ ان الله عنده

١٥

ضیاء الابصار فی ذکر الایمان والکبائر

عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ یعنی مشکوۃ کی کتاب الایمان میں حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے روایت ہے راضی ہو اللہ اوس سے کہا کہ اوس وقت کتھے ہم نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ تھے بال نہیں معلوم ہوتا تھا اوسپر نشان سفر کا او نہیں پہچانتا تھا اوسکو ہم میں سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی مثل مسافروں کے اوسپر نتھا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتے یہان تک کہ بیٹھا روبرو حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس لگا دئے دونوں زانو اپنی طرف دونون زانو حضرت کے یعنی نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سنے اور رکھے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دونوں زانو اپنے کے یعنی جیسے شاگرد استاد کے آگے باادب بیٹھا ہی رکھے اوپر دونوں زانو آنحضرت کے اور کہا اے محمد خبر دو مجکو اسلام سے یعنی حقیقت اسلام سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دے یہ کہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں اور پڑھے تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شرائط اور ارکان اور سنتوں او

ادا کرے بجا لاوے اور دے تو زکوٰۃ اور روزے رکھے رمضان کے اور حج کرے
خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اوسکی راہ کے کہا اوس شخص نے کہ سچ کہا تونے
پس تعجب کیا ہمنے واسطے اوسکے کہ پوچھتا ہے حضرت سے اور تصدیق کرتا ہے اوسکو
کہا اوس شخص نے خبر دو مجکو ایمان سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ایمان
لاوے تو ساتھ اللہ کے اور فرشتون اوسکے کے اور کتابون اوسکی کے اور رسولون اوسکے کے
اور دن پچھلے کے اور ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے بہلائی اوسکے اور برائی اوسکے کے
کہا سچ کہا تونے کہا اوس شخص نے پس خبر دو مجکو احسان سے یعنی نیکی کرنے سے فرمایا کہ احسان
یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو پس اگر نہین دیکھ سکتا تو اوسکو
پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجکو کہا اوسنے پس خبر دو مجکو قیامت سے فرمایا نہین وہ شخص کہ
پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے سے یعنی مین اور تو دونون برابر
ہین نہ جاننے مین کہا اوس شخص نے پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سے فرمایا
علامات قیامت کی یہ ہے کہ جننے گی لونڈی مالک اپنے کو یعنی لوگ حرم مین بہت
کرینگے اور لونڈی سے بچے کثرت سے پیدا ہونگے اور علامت یہ ہے کہ دیکھے تو ننگے پانون والون کو

۱۶
حدیث المصابیح فی ذکر الایمان والکبائر

ننگے بدن والون کو مفلسون کو چرانیوالے بکریون کو فخر کرینگے بیچ عمارتون کے کہا
روایت کرنیوالے نے پھر چلا گیا وہ شخص پس ٹھہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت پھر کہا
نے پوچھا کہ کون تھا پھر فرمایا حضرت نے واسطے میرے اے عمر کیا جانتا ہے تو کون تھا
پوچھنے والا کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جاننے والا ہے فرمایا پس تحقیق وہ شخص
جبرئیل تھا آیا تھا تمھارے پاس سکھاتا تھا تمکو دین تمھارا روایت کی مسلم نے اور روایت کی
یہ حدیث ابوہریرہ نے ساتھ اختلاف کے اور بیچ اوس روایت کے ہے اور جب
دیکھے تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو بہرے گونگون کو بادشاہ زمین کے بیچ پانچ
چیزونکے کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم انہین پانچ چیزون مین سے ہے کہ سوا
اللہ کے اونکو کوئی نہین جانتا پھر پڑھی یہ آیت إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الآیۃ
تحقیق اللہ نزدیک اوسکے ہے علم قیامت کا اور مینہ کا کہ کب برساویگا آخر آیت تک
باقی آیت یہ ہے وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
یعنی اور جانتا ہے جو کچھ پیٹون مین ہے یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا

کوئی کہ کیا کرے گا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس مین ہین مرے گا تحقیق اللہ
دانا خبردار ہے پس یہ باتین سوای اللہ کے عقل سے کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو
کہ اللہ تعالی معلوم کرواوے ساتھ وحی یا الہام کے اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت
رکھے تو طرف اوسکی راہ کے یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہونے دریا درمیان
مین فرضیت حج کی نہین جاتی رہتی آور تعجب لوگون نے اسلیے کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام
کی معلوم تھی تو پھر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہ کہ اوسکی ذات اور صفات کو
حق اعتقاد کرے اور فرشتون پر ایمان لاوے کہ بندے اللہ کے ہین نورانی فرمانبردار
اور کتابون پر ایمان لاوے کہ کلام قدیم اوسکے ہین نہ بھیجے رسولون اپنے پر اون مین سے
قرآن شریف افضل ہی سب سے اور کتابین ایکسو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل
زبور فرقان اور رسالے اور چھوٹی اور رسولون پر ایمان لاوے کہ بھیجا اونکو اللہ تعالی نے
واسطے خلق کے اور پاک تھے گناہون سے اور دن پچھلا مراد ہے مابعد موت سے
قائم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت تک اعتقاد کرے کہ جو کچھ اللہ
رسول نے خبر دی ہی احوال آخرت سے یعنی عذاب قبر اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہی اور تقدیر کو

ایمان لاوے کہ جو نیکی بدی ہوتی ہے سب روز ازل سے لکھدی ہے اوسی کے

یعنے لوح محفوظ مین پہلے انکے پیدا کرنیکے ہنوز

ارادہ سے ہوتی ہے لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے ناراض اور بندہ کو

بھی کرنے نکرنے مین فی الجملہ اختیار دیا ہے اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا فضل الٰہی ہے

اور عذاب کرنا عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ بندگی کرے تو اسطرح گویا کہ تو

دیکھتا ہے اوسکو کیونکہ جسکو یہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالی کی

اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتے

ہین پس اگر نہین دیکھ سکتا اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجکو یعنی اگر ایسی حالت

عبادت مین تجھے نہین حاصل ہے کہ گویا دیکھتا ہے تو اوسکو تو اس طرح

عبادت کر اور جان کہ وہ حاضر ناظر ہے اسمین بھی خوف و خشیت پیدا ہوگی

اور احتیاط کریگا حرکات و سکنات مین جاننا چاہیے کہ مدار دین کا اور

اوسکے کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہے اس حدیث مین تینون چیزین بیان

ہوئی ہین اسلام اشارہ ہے فقہ پر کہ اوسمین سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوئی ہین

اور ایمان اشارہ ہے عقائد پر اور احسان اشارہ ہے اصل تصوف پر کہ وہ

مراد ہے توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسرے کے
ہین کہ کوئی انمین سے بغیر دوسرے کے تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کے
درست نہین اسلیے کہ احکام آلہی بغیر فقہ کے معلوم نہین ہوتے اور فقہ بغیر تصوف کے
تمام نہین ہوتی اسلیے کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کے تمام نہین ہوتا اور دونون
بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہین مانند روح وبدن کے کہ کوئی انمین سے بدون
دوسرے کے وجود نہین پکڑتا فرمایا ہے امام مالک رح نے کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ
نہوا پس زندیق ہوا یعنی بڑا بددین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا
اور جسنے دونون حاصل کیے پس محقق ہوا کمال یہی ہی باقی سب گمراہی ومنہ التوفیق
والاستعانۃ اور فخر کرین گے بیچ عمارتون کے یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہونچین گے
کہ اونچے مکان بناوین گے اور آپسمین فخر کرین گے بسبب بے انتظامی کی ہوگا
کہ رذیلے خوش ہونگے اور اشراف وکمال والے خراب یہ ہے ترجمہ شیخ عبدالحق کی مین مذکور
ہے وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ
بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَۃُ

الاذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ یعنی مشکوٰۃ کی کتاب الایمان

مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان

کی گنتی اور ستر شاخین ہین پس افضل اونمین سے ہی کہنا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا یعنی کہنا

اور اعتقاد کرنا اوسپر اور کمتر اونمین سے ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور حیا

یعنی شرم کرنی بُرے کامون کے کرنے مین بڑی شاخ ہی ایمان سے روایت کی

یہ بخاری اور مسلم نے ف بضع عربی مین کہتے ہین تین سے نو تک کو اور تفصیل

ان شعبون یعنی شاخون ایمان کی بعضی کتابون حدیث کی مین لکھی ہے وہ یہ ہے

کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اوسکی پر اور اعتقاد کرنا اسکا جو سوائے اللہ کے

اور صفات اوسکی کے ہی حادث ہی یعنی تو پیدا ہے قدیم نہین اور ایمان لانا

خدا تعالی کے فرشتون پر اور کتابون اوسکی پر اور پیغمبرون اوسکی پر اور تقدیر پر

ایمان لانا نیک ہو یا بد اور دن آخرت پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانے مین

یہ بھی داخل ہی کہ عذاب قبر کا بھی ہوتا ہے بُرے لوگون کو اور نعمت ہوتی ہے

اچھے لوگون پر اور حساب و کتاب قیامت کے دن ہونا حق ہی اور اعمال لوگون کے

تلین گے ترازو مین اور آعمالنامہ ملین گے دا ہنے ہاتھ مین نیکون کو اور بائین ہاتھ
مین بُرونکو اور پل صراط پر گذرین گے اور دیدار حق تعالی کا مومنونکو نصیب ہوگا او
بہشتی بہشت مین داخل ہونگے اور ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور اسیطرح دوزخی دوزخ مین
داخل ہونگے اور عذاب مین گرفتار رہین گے اور اسیطرح سی عذاب مین رہینگے دوزخ سے
کبھی نہ نکلین گے ان سب پر ایمان لانا یہ بھی شعبہ ایمان کا ہی اور اور شعبے ایمان کے
یہ ہین کہ محبت رکھنی اللہ سے اور محبت اور بغض اوسیکی راہ مین کھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم سے محبت رکھنی اور اونکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اونپر درود بھیجنا اور اونکی سنت پر
چلنا یعنی اونکے طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اونکے طریق کو سبب محبت پیغمبر مین
داخل ہی اور محبت اللہ کی اور رسول کی ایسی رکھے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک
طرف ہو اور اللہ اور رسول ایکطرف اوسجگہہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت
اللہ اور رسول سے ہے اور نہین تو اللہ رسول سی محبت نہین اور اور شعبہ ایمان کا
یہ ہے کہ عمل کرنا خالص خدا کیواسطے کہ اوسمین نگاہ غیر کی طرف اور دہیان نہ رکھا دیکھا
نہو خواہ وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا منہ سے کہنے کا ہو یا دل مین اعتقاد کرنیکا

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

اور کتابیں [illegible] اپنی کتاب

نور الایمان فی بیان

ضیاء الابصار فی ذکر الایمان والکبائر

[illegible]

فائدہ متعلقہ عقیقہ

پہلا نام ایسا ہو [illegible] عقیقہ [illegible]

دن ادا ہوتی ہے عقیقہ [illegible] نظام حق

قربانی کی اور وقت [illegible] امام شافعی کے نزدیک اور امام احمد [illegible]

اور عقیقہ بنام امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک [illegible] اور حنفیہ کے نزدیک [illegible] سنت

سنت ہے اور ایک روایت میں امام احمد سے واجب ہے [illegible] مسئلہ [illegible]

یعنی ہے مگر اس پر عمل بطور استحباب کے ہے [illegible] ف [illegible]

کی عادت ہے [illegible] دو بکرے [illegible] اور اس قدر چاندی خیرات کرے [illegible] مسئلہ [illegible]

ہو وہ [illegible] عقیقہ [illegible] ف [illegible]

عقیقہ [illegible] گوشت میں [illegible] عقیقہ [illegible] مسئلہ [illegible]

کیا ہے کی مخالفت میں [illegible] عقیقہ [illegible] ف

[illegible]

ہو یا قسم اخلاق سے ہو ان سب صورتوں مین اخلاص چاہیے یعنی یہ عمل خدا ہی کے
لیے ہون اور اسی اخلاص مین داخل ہے چھوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون
ایمان سے ہے خوف خدا کا اور امید خدا سے یعنی گناہ کی باتوں مین خدا سے ڈرتا رہے
اور بندگی کی باتوں مین اوس سے امید رکھے اور شعبون ایمان سے ہے
توبہ کرنا گناہوں سے جب گناہ ہو تبھی توبہ کرے بلکہ توبہ کرنی فرض ہے بعد گناہ
کرنے کے اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالی دے اوسکا شکر بجا لاوے اگر اللہ تعالے
نے اوسکے ہان اولاد دی تو عقیقہ کرے اگر نکاح کرے تو ولیمہ کرے اگر ختم
قرآن کرے تو اوسکی خوشی کرے اگر اللہ تعالی نے مال دیا ہے تو زکوٰۃ ادا کرے اور صدقہ
عید الفطر دے اور قربانی کرے اور شعبون ایمان سے ہے وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا
مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سے یعنی باز رہنا اوس سے اور راضی رہنا
تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چھوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور
تواضع کرنا اور چھوڑنا کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا
اور پڑھنا قرآن کا اور سیکھنا علم کا اور سکھانا علم کا اور دعا مانگنی خدا سے اور ذکر کرنا

خدا کا اور استغفار کرنی گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سے اور اپنے آپکو پاک رکھنا نجاست
ظاہری اور باطنی سے اور پڑہنا نماز کا فرض ہو یا نفل اور ڈہانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض
ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کھلانا اور مہمانی کرنی اور روزہ
رکھنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا
اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرونکے ملک سے اور اوس ملک سے کہ جہان کہین
رواج فسق و فجور کا اور بدعتون کا ہو بچانا اپنے دین کو بری باتون سے اور ادا کرنا خدا کے
نذرونکا اور ادا کرنا کفارونکا اور بچنا بسبب نکاح کے حرام کاری سے اور خبرگیری کرنا
ساتھ حقوق اہل وعیال کے اور فرمان برداری کرنی مان باپ کی اور سلوک کرنا اونکے
ساتھ مال کر یا بدن کر یعنی مال سے بہی اونکی خدمت کرے اور بدن سے بہی
اور تربیت کرنا اپنی اولاد کو موافق شرع کے اور سلوک کرنا ناتے دارون سے
اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نکہے اور نرمی
کرنی ساتھ لونڈی غلام کی اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی
جماعت کی اور صلح کروانی لوگون مین اور قتل کرنا باغیون کو اور جو اسلام سے پہر جاوے

اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتھ نیکی کے اور منع کرنا بُری چیز سے اور قائم کرنا

حدود کا اور جہاد کرنا کفار سے اور مبتدعین سے ہتیار کر اور زبان کر اور رہنا بیچ سرحد

اسلام پر محافظت کرنی تا کافر نہ چلے آوین اور ادا کرنی امانت اور دینا پانچوان حصہ غنیمت

مین سے اور قرض موافق وعدہ کے ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا اور معاملہ لوگون سے

اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمانا مال کا وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہہ اور

اسراف نکرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک والیکو جواب

دینا اور بچنا کھیل اور تماشے سے اور لوگونکو ایذا نہ دینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے

تمام ہوئے شعبے ایمان کے یہ سیوطی نے کتاب نقایہ مین مفصل ذکر کیے ہین یہان مجملاً

لکھے گئے تا لوگ گھبراوین نہین آدمیکو چاہیے کہ اپنے نفس مین تامل کرے جسمین سب

پائے جاوین وہ مومن کامل ہے اور جسمین سب نہون وہ مومن ناقص ہے۔ و دانگ کہ

اللہ تعالے سے ارادہ حاصل کرنیکا کرے کہنا ذکرہ القاری ح اور دور کرنا ایذا کی

چیز کا یعنی پتھر کانٹے نجاست وغیرہ راہ سے ہٹاوے اور ظاہر دیکر فی شرح علوم

ہوتا ہی کہ اوٹھاوی بعد گر پڑنے کے اور اگر پہلے سی نڈالی اور راہ پاک رکھے وہ بھی

دور سے کرنیکا حکم رکھتا ہے بلکہ مراد مطلق ایذا دینا ہے لوگون کو ناحق اور حقیقت مین یہ اشارہ ہی ساتھ ترک وجود اور دعوی ہستی کے اصل ہر سب برائیونکا ہے

یعنی وجود خود همه بردار از میان   بردار خار و سنگ ز ره آنچه رمز بود

دوسرا باب بیچ بیان ماہیت شرک اور کبائر کے

جاننا چاہیے کہ شرع مین شرک اوسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنی واجب الوجود جانے جیسکہ مجوس اہرمن اور یزدان کر کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسکہ بت پرست کرتے ہین یہ مضمون شرح عقائد مین ہے اور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بھی آتا ہے جیسکہ حضرت شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوٰۃ مین انہین دونون قسمون کو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوی ہین لکھا ہے کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور اسیطرح خیالی مین اور یہی عصمت اللہ نے بھی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ شرک شرع مین اوسکو کہتے ہین کہ جو صفتین خاص باریتعالی کی ہین وہ اسکے غیر مین ثابت کرے یعنی جیسے اللہ تعالی کو علم ہر چیز کا ہے اور کا علم بھی ویسا جانے

یا جیسے اللہ کو قادر جانتا ہے ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانے یا جیسے وہ
تصرف رکھتا ہے عالم مین ساتھ ارادہ اپنے کے ویسے ہی اور کو بھی جانے
مثلاً کسیکو جانے کہ اوسنے مجھے شاباش کہی تھی اوس سے معیشت فراخ ہوگی
یا فلانے نے پھٹکار کی تھی اوس سے مین بیمار یا بدبخت ہوگیا اور بعضے کبیرہ
گناہون کو بھی شرع مین شرک کہا ہے اون سے بھی نہایت دور رہووے
جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے سواے اللہ کے اور کی قسم
کھائی اوسنے ضرور شرک کیا یا آیا ہے کہ شگون بدلینا شرک ہی آیا ہے
کہ ریا کرنا شرک ہے یا آیا ہے کہ عورت جو خاوند کی محبت کے لیے ٹوٹکہ کرے
شرک ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ
وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبٰوا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ
وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یعنی مشکوٰۃ کی کتاب الایمان مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزون ہلاک کرنے والیون سے عرض کیا
صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہین وہ فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کی اور جادو کرنا
اور مارنا اوس جان کا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کی اور کھانا بیاج کا اور کھانا
مال یتیم کا اور پیٹھ دینا دن لڑائی کے کافرون سے اور تہمت کرنی ساتھ زنا کی عورتون
پاکدامنون ایمان والیون بیخبر کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضی قسمین شرک
کی تفسیر عزیزی مین لکھی ہین کہ جو لوگ سوا خدا کے اورونکو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا
کرتے ہین وہ ہمیشہ سے ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ پیچ ذات کے اورون کو ہمسر

۲۹
ضیاء البصائر فی تحکیم الایمان عما الکبائر

خدا کا کرتے ہین اور نام اورونکا مانند نام خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلاً
اوٹھتے بیٹھتے مین مثل نام خدا کے اورون کا نام لیتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ نام
رکھتے ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہین
کہ ذبح غیر خدا کے لیے کرتے ہین اور اورونکی منتین ملنتے ہین اور از انجملہ وہ ہین
کہ دفع بلاؤن کے لیے اورونکو پکارتے ہین یا حاصل کرنے منافع مین اورونکی طرف

۲۹ ضیاء الصالحین ذکر الایمان والکبائر

رجوع کرتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ خدا کے نام کے ساتھ علم اور قدرت مین
اورونکو برابر کرتے ہین جیسے کہ کہے ما شاء اللہ وشئت یعنی جو کچھ خدا چاہے
اور تم چاہو گے وہ ہوگا ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یون کہا تھا
اوسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ما شاء اللہ وحدہ یعنی جو نرا اللہ
چاہیگا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی
کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستون کے ہین اون سے بھی پرہیز
کرنا لازم ہے جیسے کہ لوگ پیر و علما اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین
کرنیوالے اس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونون گنہگار ہوتے ہین کیونکہ
یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسلیے کہ مشابہ بت پرستی کے ہے کذا فی تحفۃ الملوک
پس زمین چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہے اور اگر بطور تحیت یعنی ادب کے
ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی در المختار سواے بہا نیو شرک سی بھی سبکو
پرہیز کرنا لازم ہی کہ مدار ساری عبادتون کا اسپر ہے یعنی مشرک کا کوئی عمل قبول
نہین ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہی جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ

يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ یعنے اللہ تعالی شرک کو نہین بخشتا اور سوا شرک کے اور گناہ جو چاہتا ہی بخش دیتا ہی اسیلیے تعریف اور اقسام شرک کے معتبر کتابون سے مع نام کتابون کے لکھے گئے اسمین خوب تامل کریں اور اوس سے بچے تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہے بیان سحر کا سحر کرنا جیسے حرام اور ہلاک کرنیوالا ہے ویسے ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا بھی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہے اور خیالی حاشیہ شرح عقایدمین لکھا ہے کہ سحر کرنا کفر ہے بالاتفاق اور ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہے کہ ساحر کو مار ڈالنا چاہیے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالے اگر اوس سے توبہ نکرے اور نجوم اور کہانت اور پوچھنا کاہن و نجومی سے اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری لینی انپر حرام ہے اور اگر ایک مسلمان دو کافرون سے بھاگے کبیرہ گناہ ہی اور اگر دو سے زیادہ ہون بھاگنا حرام نہین جایز ہے لیکن اولی یہ ہے کہ تب بھی ٹھہرا رہے کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح نجوم ستارونکی تاثیرات سے خبرین آیندہ وغیرہ کی بتانی اور کہانت بغیر ستارونکے غیب کی خبرین دینی ہے بعضونکے جنات تابع ہوتے ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتے ہین فقط

باب ۲۱ ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر

اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ وہ ہے کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے ہو یا منع اوس سے آیا ہو ساتھ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہ بات نہ ہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضے بہت برے اور بڑے ہین بعض سے اور چند جو یہان ہین جو مذکور ہوے ہین سب نہین مذکور ہوے بلکہ جو مناسب پوچھنے والیکے ہوتا بیان فرماتے

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ

یعنی مشکوٰۃ کی کتاب الایمان مین معاذ سے روایت ہے کہ کہا نصیحت کی مجکو
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دس باتونکی فرمایا نہ شریک کر اللہ کا کسیکو اگرچہ
مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر اپنے ماباپ کی اگرچہ حکم کرین
تجکو یہ کہ الگ ہو اپنے اہل سے اور اپنے مال سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جانکر
پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض جان بوجھکر تو بیشک الگ ہوگیا اوس سے ذمہ
خدا کا ف اگرچہ جلایا جاوے تو معاذ عمل اولی پر کرتے تھے اسلیے انکو یہ
فرمایا اور امر کو جائز بھی ہو کہ اس صورت مین کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرلے
اور دل مین ایمان مضبوط رکھے اور الگ ہو اہل و مال اپنے سے یہ مبالغہ اور تاکید ہے
اسباب مین اور واجب نہین ایسے نکلنا واسطے حرج کے اور ذمہ خدا کا یعنی نہین باقی
رہا عہد حق تعالیٰ کی امن مین دنیا مین بسبب مستحق ہونے تعزیر کے اور آخرت مین سبب
مستحق ہونے عذاب کے ق ولا تشربن خمرا فانه راس کل
فاحشة وایاك والمعصیة فان المعصیة حل سخط
الله وایاك والفرار من الزحف وان هلك

النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مُوْتَانٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ
عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا
وَاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہ سر ہے تمام
برائی کا اور بچ تو گناہ سے پس تحقیق بسبب گناہ کے اوترتا ہے غضب اللہ کا اور
نہ بھاگ تو بیچ لڑائی کفار کی سے اگرچہ مرتے ہوں لوگ اور جس وقت کہ پہنچے آدمیوں کو
موت یعنی بسبب وبا وغیرہ کے اور ہو تو بیچ اونکے پس ٹھہر رہ اور خرچ کر اوپر کنبے اپنے کے
مال موافق مقدور اپنی کے اور مت اوٹھا رکھ اونسے لاٹھی اپنی ادب کی یعنی اگر احتیاج ادب
کی رکھتے ہیں مار اگر ادب کے لیے اور ڈرا اونکو بیچ مقدمہ اللہ کے یعنی نصیحت یا تعلیم کر بارہ
بیچ حکموں اور منع باتوں خدا کے روایت کی یہ احمد نے ف اگرچہ مرتے ہوں
لوگ اسمیں مبالغہ منظور ہے والا دوچند سے زیادہ اگر کافر ہوں بھاگنا جائز
ہے اور وبا سے بھاگنے کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک شہر میں وبا آوے وہاں سے نکلے
نہیں اور اگر اور جگہ ہے وہاں آوے نہیں اور بھاگنا اوس سے گناہ ہے جیسے کہ
کفار کی لڑائی سے بھاگنا اور اگر یہ اعتقاد کرے کہ بھاگنے سے بچونگا والا مر جاونگا

۳۳
ضیاء الصالحین فی ذکر الایمان
والکبائر

کافر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ منہ اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ نقل
کیے ہین کہ شرک کرنا ساتھہ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین کسیکو شریک کرے یا عبادت
مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا
پکارنے مین یا کہنے مین یا نام رکھنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین
یا لوگون کے امور سونپنے مین یعنی جیسے اللہ کو سبکے کام سپرد ہین ویسے
اورکو بھی جانے اور نیت اصرار کی گناہ پر رکہنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور
اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی اور
نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور
دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے
اور بیاج کہانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کہانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی
اور یتیم کا مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی
گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بے عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کہانی
اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور انکی نافرمانی کرنی اور کافر کی

[illegible]

... ابو سفیان کی جورو نے حضرت سے ... کہ بندہ ابو سفیان ... بھی غیبت جائز ہے ... حال بیان کرنے ...

موافق دستور کے کفایت
کر سے اپنی سو بندہ نے
حالانکہ ابو سفیان کے
بخیل اوسکی غیبت میں کہا
لیکن حضرت نے اوسکو منع
نہ کیا اور جیسا کماینبغی اس
جہت سے کہ مسئلہ پوچھنا
چاہے اور نہ یہ بات بیان
کی تھی ۱۴ بعض
... دالے ... بھی بیان حال کے
لیے غیبت جائز ہے
صحیح مسلم میں ذکر ہے

فی بیان الصغائر والکبائر

... دو طرح بیان ہو سکتا ہے
ایک ایسی طرح جس سے برا ہو
دوسری ایسی طرح کہ برا
نہ ہو تو پہلی طرح میں غیبت
ہو گی دوسری میں غیبت
نہ ہو گی مثلاً کانے کو ... کسی کو
پکارے ... تو غیبت
ہو گی اور اگر نابینا ... کے
لیے اس طرح کہے وہ صاحب
... ایک آنکھ ... تو غیبت
نہ ہو گی یا کسی کو ...
... تو غیبت ہو گی اور ...
قامت ... تو غیبت
نہ ہو گی

[illegible]

لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ناپ تول مین خیانت کرنی
اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور
جھوٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باندہ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کو
اور فرشتون کو اور انکار کرنا اونکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات
دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کے صحابہ کو
یعنی خدا کی توحید اور پیغمبر کی رسالت اور قیامت ۱۲ مولوی محمد نظام صاحب
برا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند جورو مین لڑائی ڈالوانی
اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی
کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور
مدد کرنی گناہون پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا مزامیر کے ساتھ اور ستر کھولنا
حمام مین روبرو لوگون کے اور بخل کرنا ادا سے واجب سے اور قتل کرنا اپنے نفس کو
اور تلف کرنا ایک عضو کا اپنے اعضا مین سے یہ گناہ مین زیادہ ہے اوس سے
کہ اپنے غیر کو مارے اور پاکی نکرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتھ نشتر
دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور اپنے امیر سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسب مین

اور سینے پیٹے نیچے کرنا از راہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا لوگون کو اور نوحہ کرنا اور برا

اسقدر کہ تختہ چھپ جاوے ۱۲

طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بھائی کی طرف کرنا ساتھ تیز چیز کے اور خوجا

کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اپنے اعضاے یعنی مثلاً داڑھی منڈوا دے

یا تھوڑی سے ناک وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی

کرنا حرم مین اور جاسوسی کرنا اور کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق

حرام ہین کھیلنا اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو اے کافر اور نہ عدل کرنا درمیان

بی بیون کے نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے

خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت

دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسیکے گھر مین جھانکنا اور کسیکے

یعنی شہوت کے ساتھ ۱۲ مؤلف

گھر مین بغیر اوسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قرم ساقی کرنا اور امر بالمعروف

اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور

حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنا خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے

ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی

اور بیوی سے ظہار کرنا اس قدر مذکور ہوئے سوا انکے اور بھی ہین یہہ ترجمہ
مشکوٰۃ مین کہ حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور کتاب ابن نجیم
مصنف بحر الرائق کی مین لکھے ہین **ف** مولانا شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن عباس نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب
ہین اور سعید بن جبیر نے کہا کہ قریب سات سو کے ہین اور اقرب یہہ ہے
کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے
کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہین تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام کا
ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ مین نے کبائر کے احادیث کو جمع کیا
تو مین نے سترہ کبائر صریح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانیکی
نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان
مین جھوٹی گواہی دینا پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا
اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج
لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور

چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سی بھاگنا اور گناہ
تمام بدن سے والدین کی نافرمانی کرنا حق تعالی اپنے کرم سے ہمکو ان گناہون سے
بچاوے آمین

خاتمہ بیچ بیان کلمات کفر کے

جاننا چاہیے کہ جو
چیز کفر ہی بلا خلاف وہ موجب ہے حبط عمل کے اگر پہلے حج کیا تھا تو اوسکو
اعادہ حج کا لازم ہے اور صحبت اپنی عورت کے ساتھ زنا ہوگی اور لڑکا جو اس
حالت مین پیدا ہوگا وہ ولد الزنا ہوگا اور اگر اوسنے بعد اسکے کلمہ شہادت کا کہا
اور وہ کہنا بطور عادت کے ہے اور اوس قول سے رجوع نہین کی تو مسلمان
نہوگا اسلیے کہ کلمہ شہادت کا بطور عادت کے کہنا کفر کو نہین اوٹھاتا اور جس شخص کے
کفر مین اختلاف ہو تو اوسکے کہنے والیکو حکم کیا جائیگا تجدید نکاح کا اور توبہ کا
اور رجوع کا اس عقیدہ سے بطریق احتیاط کے اور جو الفاظ کفر کے خطا سے سرزد
ہوئے تو موجب کفر کے نہین اور تجدید نکاح کا حکم نکیا جائیگا لیکن اون الفاظ کی کہنے والیکو
حکم کیا جائیگا ساتھ استغفار کے اور اس قول سے رجوع کرنے کے اور جس شخص کے
دل مین ایسے خطرے آوین تو موجب کفر کے ہین اور زبان پر نہ لایا اور مکروہ جانا

توضرر نہین اور یہ صریح ایمان ہے اور اگر ایک مسئلہ مین کئی وجہین کفر کی ہون
اور ایک وجہ مقتضی عدم کفر کی تو مفتی کو چاہیے کہ مسلمان پر نیک گمان کرکے
اوس وجہ کیطرف جو کفر سے منع کرتی ہے میلان کرے بعد اسکے اگر نیت
قائل کی وہ وجہ ہے جو کفر کو منع کرتی ہے تو مسلم ہے اور اگر ارادہ کیا
اس وجہ کا جو موجب کفر کے ہے تو مفتی کا فتوی فائدہ نہ دے گا اور حکم
کیا جاوے ساتھ توبہ کے اور اس قول سے رجوع کرنیکے اور ساتھ تجدید نکاح کے
درمیان اسکے اور اوسکی عورت کے مسئلہ شیخین کو گالی دینے سے کافر
ہوتا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کو اونپر فضیلت دینے سے کہ بدعت ہی کافر
نہین ہوتا ہے مسئلہ خدا کا دیدار محال جاننے سے کافر ہوتا ہے مسئلہ خدا
کا جسم کہنا یا اوسمین ہاتھ پانون کہنا کفر ہے مسئلہ اگر کلمہ کفر کا اپنے اختیار
سے کہے اور یہ نہین جانتا کہ یہ کلمہ کفر کا ہے تو اکثر عالمون کے نزدیک کافر
ہو جاتا ہے معذور نہین ہوگا اور جو بے اختیار زبان سے نکلے نہین کافر
ہوتا ہے مسئلہ اگر ارادہ کفر کا کیا اگرچہ مدت دراز کا تو فوراً کافر ہوتا ہے

مسئلہ اگر حرام قطعی کو حلال کہے یا حلال قطعی کو حرام یا فرض کو فرض نجانے کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر گوشت مردار کا بیچتا ہے اور کہے کہ یہ مردار نہین حلال ہے کافر نہین ہوتا ہی مسئلہ ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ خدا سے نہین ڈرتا ہے اوسنے کہا نہین ڈرتا ہون کافر ہوجاتا ہی اور محمد بن فضیل کے نزدیک اگر گناہ مین ہے کافر ہوتا ہی ورنہ نہین مسئلہ اگر کہا کہ وہ خدا ہو وے تو بھی اپنا حق اوس سے لیلون کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر کہے کہ خدا تجھسے بس نہین آتا ہے مین کسطرح تجھسے بس آون کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر کہے کہ میرا آسمان پر خدا ہے اور زمین پر تو کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر کسیکا لڑکا مر گیا اوسنے کہا کہ خدا کو
کذا فی قاضی خان ۱۲ مؤلف
چاہیے تہا کافر ہوتا ہی اور اگر دوسرے نے کہا کہ خدا نے تجھپر ظلم کیا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا کہ ای خدا تو اوسے مت قبول کر اگر تو اوسے قبول کرتا ہی مین نہین قبول کرتا ہون کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر کہے کہ مین ثواب اور عذاب سی بیزار ہون کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر کسی نے بغیر گواہون کے نکاح کیا اور کہا مین نے خدا اور اوسکے رسول کو گواہ کیا

یا فرشتہ کو گواہ کیا کافر ہوتا ہے مسئلہ مجمع النوازل سے نقل کیا کہ اگر کسی نے
کہا کہ مین نے سیدہے اور اولٹے ہاتہ کے فرشتے کو گواہ کیا نہین کافر ہوتا ہے
اگرچہ کلام صحیح نہین ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی جانور نے آواز کی سو کہا کہ
بیمار مر جاوے گا یا غلہ مہنگا ہوگا یا جانور نے آواز کی سو سفر سے پہر آیا
اسکے کفر مین اختلاف ہے مسئلہ اگر کہا کہ خدا جانتا ہے کہ مین ہمیشہ
برابر تجکو یاد کرتا ہون بعضون نے کہا کہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا کہ خدا جانتا ہے
کہ تیری غمی اور شادی مین مین ایسا ہون جیسا مین اپنی غمی او شادی مین بعضون
نے کہا کہ کافر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ اگر اوس شخص کی نیکی اور بدی
پر اس طرح قیام کرتا ہے جیسا کہ اپنی نیکی اور بدی پر نہین کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر کہا خدا کی قسم اور تیرے پانون کی کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر
کہا کہ رزق خدا کی طرف سے ہے لیکن بندہ سے تلاش کرنا چاہیے کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر کہا کہ فلانا جو نبی ہووے اوسپر ایمان نہ لاؤن گا یا کہا اگر خدا مجکو
نماز کا حکم دیوے نماز نہین پڑہونگا یا کہا اگر قبلہ اس طرف ہوگا نماز نہین پڑہون گا

کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی پیغمبر کی حقارت اور اہانت کی کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر کسی نے کہا کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے دوسرے نے کہا پس
ہم سب جولاہے ہیں یہ دوسرا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کہے کہ آدم جو گیہوں نکھاتے
ہم بدبخت نہوتے کافر ہوتا ہے مسئلہ ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
کذا فی الخلاصہ ۱۲ عالمگیریہ
علیہ وسلم ایسا کرتے تھے دوسرے نے کہا کہ یہ بد آدبی ہے کافر ہوتا ہے مسئلہ
اگر کسی نے کہا کہ ناخن کٹوانا سنت ہے دوسرے نے کہا اگرچہ سنت ہے میں نہیں
کرتا کافر ہوتا ہے اگر کہے کہ سنت کس کام آتی ہے کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی نے
نیک بات کا حکم کیا دوسرے نے کہا تو یہ کیا غوغا لایا اگر یہ بات بطور انکار کے کہی
کافر ہوتا ہے فتاوای سراجی میں ہے فرضخواہ اگر کہے کہ تو اگر جہان کا خدا ہے تو بھی
تجھسے اپنا قرض لیلونگا کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ پیغمبر ہے نہیں کافر ہوتا ہے مسئلہ
اگر کوئی کہے کہ خدا کا حکم ایسا ہی اوس شخص نے کہا کہ میں خدا کے حکم کو کیا جانتا
ہوں کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر فتوے کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ کیا پروانہ فتوے
اسلیے کہ یہ کلمہ استخفاف اور اہانت کا ہے حکم خدا کا سیے ۱۲ تاتارخانیہ مؤلف
کا تو لایا اگر شریعت کو ہلکا سمجھکر کہا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی نے

کہا کہ شرع کا حکم ایسا ہے اس شخص نے زور سے ڈکار لیکر کہا کہ یہ دیکھ
شریعت کو کافر ہوتا ہے اگر کسیکو کہا کہ فلانے کے ساتھ صلح کر لے اوسنے کہا کہ
بت کو سجدہ کرونگا لیکن اوس سے صلح نہین کرونگا نہین کافر ہوتا ہے
اسلیے کہ اوسکا ارادہ صلح کی مشکل جاننے سے ہے اگر ایک فاسق کسی نیک بخت
کو کہے کہ آؤ مسلمانی دیکھو اور بدکاری کی محفل کی طرف اشارہ کرے کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر شراب کا پینے والا کہتا ہے کہ وہ شخص خوش رہے جو ہماری خوشی پر
خوش ہے ابوبکر طرخان نے کہا کہ کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر ایک عورت کہے کہ خاوند
دانشمند پر لعنت ہو کافر ہوتی ہے مسئلہ اگر کسی نے کہا کہ جب تک مین حرام
یعنی عالم ۱۲ — کذا فی العالمگیریہ ۱۲ مولف
پاؤن حلال کے پاس کیون جاؤن نہین کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی نے
بیماری مین کہا چاہے تو مجھکو مسلمان مار اور چاہے کافر مار کافر ہوتا ہے مسئلہ
فتاوای سراجی مین ہے کہ اگر کہا روزی مجھپر تنگ کر دیا مجھپر ظلم مت کر ابونصر
نے اوسکے کفر مین توقف کیا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ خدا
پر ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہے مسئلہ اگر ایک شخص اذان کہتا ہے اور دوسرے نے

کہا تو نے جھوٹ کہا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو عیب لگایا
یا اونکے موے مبارک کو مویک کہا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص ظالم
بادشاہ کو عادل کہے امام ابو منصور ماتریدی نے کہا کہ کافر ہوتا ہی اور امام ابو القاسم
نے کہا نہین کافر ہوتا ہے اسلیے کہ البتہ اوسنے کبھی عدل کیا ہوگا مسئلہ حمادیہ
اور سراجی مین ہے کہ اگر کوئی اعتقاد کرے کہ محصول وغیرہ بادشاہی خزانہ بادشاہ کی
ملک ہے کافر ہوتا ہے مسئلہ سراجی مین ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ تو علم غیب رکھتا ہی
اوسنے کہا کہ رکھتا ہون کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی نے کہا کہ اگر خدا مجکو
بغیر تیرے بہشت مین لیجائے نہین جاونگا اصح یہ ہی کہ نہین کافر ہوتا ہے مسئلہ
اگر کسی نے کہا مین مسلمان ہون دوسرے نے کہا لعنت ہے تجہپر اور تیری مسلمانی پر
کافر ہوتا ہے اور جامع الفتاوی مین ہی کہ ظاہر وہ ہی کہ نہین کافر ہوتا ہی اور سراجیہ
مین ہے کہ اگر کوئی کہے کہ جو فرشتے یا پیغمبر گواہی دیوین کہ تیرے پاس چاندی
نہین ہے تو بہی یقین نکرونگا کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر ایک شخص نے دوسرے کو
کہا اے کافر اوسنے کہا کہ اگر مین ایسا نہوتا تو تیرے ساتھ صحبت نرکھتا بعضے

کہتے ہین کافر ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین نہین ہوتا ہے مسئلہ اگر کوئی
کہے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ رہنے سے کافر نہین ہوتا ہے اس لیے
کہ مراد اوسکی دوری ڈھونڈنے سے ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے دوسرے کو
کہا کہ نماز پڑھ اوسنے جواب دیا کہ تو نے اتنی نمازین پڑہین تو کیا حاصل کیا
یا مین نے اتنے دنون نماز پڑہی تو کیا حاصل ہوا کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر کسی نے دوسرے کو کہا کہ تو کافر ہو گیا اوسنے جواب دیا کہ کافر ہی
ہوا جان کافر ہو جاتا ہے مسئلہ اگر کہا کہ مجھکو جورو اللہ تعالی سے
زیادہ محبوب ہے کافر ہو گیا اوس سے توبہ کرانا چاہیے اگر توبہ کرلی نکاح پھر
سے پڑھانا چاہیے مسئلہ اگر ایک کافر نے مسلمان کو کہا کہ مجھکو مسلمانی
سکھلا دے تاکہ تیرے پاس مسلمان ہو جاؤن اوسنے جواب دیا کہ شہر فلانے
عالم یا قاضی کے پاس جاوہ تجھکو سکھلاوین گے اوسوقت اونکے پاس
مسلمان ہو جائیو اصح یہ ہے کہ نہین کافر ہوتا ہے اگر واعظ نے کہا کہ شہر
فلانے دن میری مجلس مین آ کر مسلمان ہو جائیو فتوی اسپر ہے کہ کافر ہوتا ہے

مسئلہ اگر کہا مجھکو کھیل نے روزہ اور نماز سے جلدی پکڑا کافر ہوتا ہے

مسئلہ اگر کہے تو تھوڑے دنون نماز نہ پڑھ تا نماز نہ پڑھنے کا مزہ پاے کافر ہوتا ہے

مسئلہ اگر کہا عالمون کا کام وہی ہے اور کافرون کا کام وہی کافر ہوتا ہے

اور اگر یہ بات ایک عالم معین کو کہی نہین کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر دعا مین

کہا یا اللہ اپنی رحمت مجھسے نہ دریغ کر یہ کہنا الفاظ کفر سے ہے مسئلہ اگر

ایک شخص نے ایک عورت کو کہا کہ مسلمانی چھوڑ کر اس عورت مین اپنے

خاوند سے جدا ہو جائے گی کہنے والا کافر ہوتا ہے مسئلہ راضی ہونا کفر کے

ساتھ اپنے لیے اور اپنے غیر کے لیے کفر ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کفر کو برا جان کر

اپنے دشمن کے لیے چاہے کہ کافر ہو جاوے یہ شخص اس راضی ہونے سے نہین کافر

ہوتا ہے مسئلہ اگر شراب پینے کی مجلس مین ایک اونچے مکان پر مثل واعظون

کے بیٹھے اور باتین ہنسی کی کہے اور مجلس والے اوس سے ہنسین سب کافر ہوتے

ہین مسئلہ اگر آرزو کرے اور کہی کاش زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا کافر ہوتا ہے

اور اگر آرزو کرے اور کہے کاش شراب حلال ہوتی یا روزہ ماہ رمضان کا فرض نہ

نہوتا نہین کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ خدا جانتا ہے کہ مین نے یہ کام
نہین کیا ہے حالانکہ اوسنے وہ کام کیا ہے اصح قول یہ ہے کہ کافر ہوتا ہے
اور امام سرخسی سے منقول ہے کہ اگر وہ قسم کھانیوالا اعتقاد کرتا ہو کہ یہ بات
جھوٹ کہنے سے کفر ہوگی تو البتہ کافر ہوتا ہے ورنہ نہین ہوتا ہے اور
حسام الدین کا فتوی اوسپر ہے مسئلہ امام طحاوی رح نے کہا ہے کہ جس چیز
پر ایمان لانا واجب ہے اوسکے انکار کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے مسئلہ
جس چیز سے مرتد ہونا یقینی ہے وہ اگر کسی سے ظاہر ہو تو اوسپر حکم ردت کا
کیا جاوے گا اور جس چیز کے ردت ہونے مین شک ہے اوسکے ظہور
سے حکم ردت کا نکیا جاوے گا اسلیے کہ جو چیز ثابت ہی شک سے نہین
جاتی چنانچہ الاسلام یعلو ولا یعلی دین کا کلیہ مشہور ہے اور اہل اسلام
کے کافر کہنے مین جلدی نکرنا چاہیے حالانکہ علما نے مکرہ کے اسلام کے
صحت کا حکم کیا ہے مسئلہ تاتارخانی مین ینابیع سے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رح
نے فرمایا ہے کہ جب تک کفر پر اعتقاد نکیا جاوے کفر نہین ہوتا ہے

[illegible]

مسئلہ محیط اور ذخیرہ مین کہا ہے مسلمان کافر نہین ہوتا ہے جب تک قصداً کفر نکرے مسئلہ مضمرات مین نصاب اور جامع اصغر سے کہا ہے کہ اگر کسی نے کفر کا کلمہ قصداً کہا لیکن اعتقاد کفر کا نکیا بعضے عالمون نے کہا ہے کہ نہین کافر ہوتا ہے اسلیے کہ کفر اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے بعضون نے کہا کہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ راضی ہونا ساتھ کفر کے کفر ہے مسئلہ اگر ایک جاہل نے کفر کا کلمہ کہا اور نہین جانتا ہے کہ یہ کلمہ کفر کا ہے بعضے عالمون نے کہا ہے کہ نہین کافر ہوتا ہے اور نہ جاننا عذر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ کافر ہوتا ہے نہ جاننا عذر نہین ہے مسئلہ جورو و خاوند مین سے اگر ایک بھی مرتد ہوجاوے یعنے دین اسلام سے پھر جاوے نکاح فوراً ٹوٹ جاتا ہے قاضی کے حکم دینے پر موقوف نہین ہے یہ روایت منتقی مین ہے مسئلہ اگر کوئی شخص آتش پرستون کی طرح ٹوپی یا ہندؤن کی طرح کپڑے پہنے بعضے عالمون نے کہا ہے کہ کافر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ نہین کافر ہوتا ہے اور بعضے متاخرین نے

کذا فی قاضی خان ۱۲ مؤلف

[illegible]

کہا کہ اگر ضرورت کے لیے پہنتے نہین کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی نے زنار یعنے
(یعنی جاڑے گرمی کے دور کرنے کو)
جنیو باندہا قاضی ابو حفص نے کہا ہے کہ اگر اسلئے باندہا کہ کافرون کے ہاتہ
سے رہائی پائے نہین کافر ہوتا ہے اور اگر تجارت مین فائدہ ہونے کے لیے
باندہا ہے کافر ہوتا ہے مسئلہ آتش پرست نوروز کے دن جمع ہووین
یا ہندو ہولی و دوالی کے دن خوشی کرین اور مسلمان کہے کہ کیا اچہا طریقہ
رکہا ہے اور کیا خوب رسم نکالی ہے کافر ہوتا ہے مسئلہ مجمع النوازل مین
ہے کہ ایک شخص نے صغیرہ گناہ کیا سو ایک شخص نے اوسکو کہا کہ توبہ کر اوسنے
کہا کہ مین نے کیا کیا ہے کہ توبہ کرون کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر حرام مال مین سے
خیرات کی اور ثواب کی امید رکہی کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر فقیر جانتا ہے کہ
حرام مال مین سے دیا ہے اور اوسکے لیے دعا کی اور دینے والے نے آمین کہی کافر
ہوتا ہے مسئلہ ایک فاسق بدکار شراب پی رہا ہے اور اوسکے ناتے
دارون نے اگر اوسپر روپئے نثار کیے یا مبارکباد دی دونون صورتون مین
سب کافر ہوتے ہین مسئلہ اپنی عورت کے ساتھہ لواطت حلال جانے

نہین کافر ہوتا ہے اور غیر عورت کے ساتھ جاننے سے کافر ہوتا ہی مسئلہ

حیض کی حالت مین جماع کو حلال جاننا کفر ہے اور استبرار کی حالت مین عبث

صحبت کرنا

ہے کفر نہین ہے مسئلہ خیر وافی مین ہے کہ ایک شخص اونچی جگہہ پر

نام کتاب

بیٹھے اور لوگ بطور ہنسی ہشتغلہ کے مسئلے پوچھین اور وہ بطور ہنسی کے

جواب دے کافر ہوتا ہے اور اونچی جگہہ پر بیٹھنا ہی شرط نہین ہے علم

دین کے ساتھ ہنسی ہر طرح سے کفر ہے مسئلہ اگر کہا ہمکو علم کی مجلس سے

کیا کام ہے یا کہے عالم فاضل جو کچھہ کہتے ہین کون کرسکتا ہے کافر ہوتا ہے

مسئلہ اگر کہے روپیا پیسا چاہیے علم کس کام آتا ہے کافر ہوتا ہے

مسئلہ اگر کہے کہ یہ لوگ جو علم سیکھتے ہین قصہ کہانیان ہین یا مکر وفریب ہے

یا کہے کہ مین عالمون کے حیلے کا منکر ہون کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کوئی کسیکو

یعنی حیلہ شرعی

کہے کہ میرے ساتھہ شرع مین آ اوسنے کہا کہ پیادہ لا تو آؤن کافر ہوتا ہے

اور اگر کہا کہ قاضی کی طرف چل اوسنے کہا پیادہ لا نہین کافر ہوتا ہی مسئلہ

اگر کہا کہ نماز جماعت سے پڑھ اوسنے کہا لات الصلوٰۃ تنہی کافر ہوتا ہے

مسئلہ ایک شخص قرآن کی آیت کو پیالہ مین لکھکر اور پیالہ کو پانی
سے بہر کر کہے کاساً دہاقاً کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر دیگچی ہانڈی مین
باقی ہے اوسکی نسبت کہے والباقیات الصلحت کافر
ہوتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے بسم اللہ کہکر شراب پی یا زنا کیا
کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر بسم اللہ کہکر حرام کہایا مسئلہ اگر
رمضان آیا اور کہا کہ آیا سر پر رنج آیا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کسیکو
کہا کہ چل فلانے کو امر بالمعروف یعنی نیک بات کا حکم کرین اوس نے جواب
مین کہا کہ اوس نے میرا کیا کیا ہے کہ امر معروف کرون کافر ہوتا ہے
مسئلہ ایک شخص نے مقروض (جسپر قرض آتا ہے ۱۲) کو کہا کہ میرا روپیا دنیا مین دیدے
اسلیے کہ آخرت مین روپیا نہین ہوگا اوسنے جواب مین کہا کہ دس اور دے
آخرت مین مجھسے لیجو وہان دیدونگا کافر ہوتا ہے مسئلہ بادشاہ کو
اگر سجدہ عبادت کا کرے بالاتفاق کافر ہوتا ہے اور اگر تحیت یعنی ادب کے
ارادہ سے مثل سلام کے کرے عالمون کو اوسمین اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا ہے

کہ نہین کافر ہوتا ہے اور سوید الدار یہ شرح ہدایہ مین ہے کہ سجدہ بالاجماع
جائز نہین ہے اور خدمت کرنا دوسری طرح جیسے اوسکے آگے کھڑا ہونا یا ہاتھ
چومنا یا پشت یعنی پیٹھہ جھکانا ٹیڑہی کرنا جائز ہے مسئلہ جو کوئی جانور ذبح کرے
بتون کے نام پر یا گنون پر یا دریاؤن پر یا نہرون پر آدرشون پر اور گھوڑے
اور اوسکے مثل پر پس ذبح کرنے والا مشرک ہے اور اوسکی عورت اوس سے
جدا ہے اور جانور ذبح کیا ہوا مردار ہے مسئلہ دستور القضاۃ مین امام زاہد
ابو بکر سے نقل کیا ہے کہ جو کوئی کافرون کے عید کے دن جیسے مجوس کا نوروز اور کفار
ہند کی دوالی دسہرہ نکلے اور کافرون کے ساتھ کھیل مین موافقت کرے کافر ہوتا ہے
مسئلہ ایمان ناامید کا مقبول نہین ہے اور نہ توبہ ناامید کی اصح یہ ہے
کہ مقبول ہے مسئلہ شرح مقاصد مین ہے کہ جو کوئی عالم کے نو پیدا ہونیکا
یا جسمون کے حشر کا یا علم جزئی اور مانند اوسکے کا جو ضروریات دین سے
ہے انکار کرے بالاتفاق کافر ہوتا ہے اور اگر بیچ مسئلون عقیدہ کے
جیسے رافضی خارجی معتزلہ وغیرہ فرقے مدعی اسلام کے خلاف رکھتے ہین بر خلاف

اہل سنت کے اعتقاد کرے اوسکے کافر کہنے مین علما اختلاف رکھتے ہین
منتقی ہین ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین
کہتے ہین اور ابو اسحق اسفرائنی نے کہا ہے کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر
جانے ہم اوسکو کافر جانتے ہین اور جو کوئی نہین جانتا ہے ہم بھی اوسکو
کافر نہین جانتے ہین مسئلہ علامہ علم الہدے نے بحر المحیط مین کہا ہے
کہ جو ملعون ہیچ جناب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گالی دے
یا اہانت کرے یا اونکے کسی دین کے کام مین یا اونکی صورت مبارک مین
یا اونکے اوصاف شریفہ سے کسی وصف مین عیب کرے خواہ مسلمان
ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ ہنسی کی راہ سے کیا ہو وہ کافر ہے واجب القتل
توبہ اوسکی مقبول نہین ہے اور امت کا اجماع اسپر ہے کہ بے ادبی اور
سبکی پیغمبر کی کفر ہے کرنے والا اوسکا خواہ حلال جانکر کرے یا حرام
رافضی کہتے ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنون کے
خوف سے اللہ کے بعضے حکمون کو نہین پونہچایا کفر ہے فقط

بفضلہ تعالی یہ رسالہ سنہ بارہ سو پچاسی ہجری نبوی مین تالیف ہوا۔
حق سبحانہ تعالی مؤلف اور اوسکے مان باپ کا بلکہ سب مسلمانون کا خاتمہ
بخیر کرے اور گناہون سے درگذرے اور خطائین معاف فرمائے
اور مولف نے بعد ختم ہونے کے اس رسالہ کو بغرض اصلاح خدمت
سراپا فیض و برکت مین جناب افادت مآب آفتاب اوج تحقیق نور خورشید
تدقیق مظہر فیوضات خفی و جلی حضرت اوستادی مولوی محمد وزیر علی
صاحب بجنوری اور ادیب کامل زبدۃ الاماثل عالم قمقام فاضل ہمام
اوستادی مولوی محمد نظام صاحب شاہجہانپوری ادام اللہ
ارشادہما کے گذرانا ممدوحین نے ازروی شفقت مقامات ضروری مین
اصلاح فرمائی اور نیز بعض حواشی مناسب تحریر فرمائے وآخر دعوانا
ان الحمد للہ علی ما ہدانی للاسلام وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا
اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق صلی اللہ تعالی وسلم علی جمیعہم خصوصا
علی سیدہم وخاتمہم شفیع المذنبین وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ اجمعین

خاتمة الطبع

الحمد للہ تعالی علی الاحسان والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد المصطفی وآلہ الاتقیاء واصحابہ الاذکیاء اما بعد

کتب خانۂ جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکینِ مجلسِ اعلیٰ، مجلسِ انتظامی، مجلسِ تعلیمی [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے
[illegible] پانچ کتابیں ایک ماہ تک [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے
[illegible] جماعت نصاب [illegible] کتابیں ایک ماہ تک [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے
۲۔ [illegible] دس کتابیں ایک ماہ تک [illegible] اور [illegible] ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے
اراکین دار الترجمہ [illegible] شدہ دو کتابیں [illegible] ایل ایل بی [illegible] رکھ سکیں گے
۳۔ طلباء [illegible] ایک کتاب اپنے پاس [illegible] بشرطیکہ [illegible]
طلبہ [illegible] تین کتابیں [illegible] کتابیں [illegible] لیا جا سکتا۔
طلبہ [illegible] کتابیں [illegible] سکیں گی [illegible]
۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں [illegible] واپس کرنا لازم ہے۔
[illegible] بشرط موقع کتابیں [illegible] کا ادا کرنا لازم ہے۔
۵۔ [illegible] کتابیں گم [illegible] کتب [illegible] قیمت [illegible]
۶۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا [illegible] ممنوع ہے۔
۷۔ [illegible] ہوگی۔
۸۔ قلمی نسخے، حوالے کی کتابیں [illegible] جاری نہیں کی جائیں گی۔ فقط